ارشادِ ربانی ہے:

﴿ولو ردوہ الی الرسول والیٰ اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم﴾ (پ ۵ ۔ع ۸)
"اگر وہ رسول اللہ کی طرف اور اپنے میں سے صاحبانِ فقہ واختیار کی طرف بات لوٹاتے تو وہ لوگ گہرائی سے اسے جان لیتے جو ان میں سے مسائل نکالتے ہیں"۔

ارشاداتِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بھی تفقہ واستنباط کی بڑی فضیلت آئی ہے، مثلاً فرمایا ہے: فقیہ واحد أشدّ علی الشیطان من ألف عابد (مشکوٰۃ صفحہ ۳۴) کہ "ایک سمجھدار عالم ہزار عابدوں سے بڑھ کر شیطان پر سخت غالب ہے"، یہ بھی فرمایا ہے کہ "جس شخص سے اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اسے دین میں سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔" (بخاری ج ۱ صفحہ ۱۶) اجتماعی مشورہ کے لئے یہ فرمایا ہے: "جب تمہیں کوئی مسئلہ درپیش آئے تو عبادت گزار فقہاء وعلماء کو جمع کرو، ان سے مشورہ کرو، پھر اس پر عمل کرو، کسی رائے پر فیصلہ نہ دو، تو جن لوگوں تک تمام اہل علم کی تمام آراء نہ پہنچ سکیں، ان کو اتباع کے طور پر کسی خاص صحابی ومجتہد کی رائے پر عمل کرنے کا حضور علیہ السلام نے پابند فرمایا ہے"۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاضی بنا کر بھیجا تو قرآن وسنت کے بعد تیسری دفعہ یہ سوال کیا کہ اگر آپ کو درپیش مسئلہ قرآن وسنت میں نہ ملے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ فرمایا: اجتھد برائي (مشکوٰۃ ۳۲۴)
"میں اپنی رائے اور اجتہاد سے فیصلہ کروں گا، کوتاہی نہ کروں گا"

ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو شخصی رائے واجتہاد پر مبنی فیصلہ ماننے کا پابند بنادیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "میرے بعد میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) میں سے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) کی پیروی کرنا، عمار (رضی اللہ عنہ) کی سیرت کو اپنانا اور ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے عہد (وصیت وراہنمائی) کو مضبوط پکڑنا"۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۵۷۸)

اس تمہید کا خلاصہ یہ ہے کہ فقہ اسلامی، قرآن وسنت کے مجموعی واجب العمل احکام کی ہی تیار شدہ شکل کا نام ہے اور یہ دین اسلام کا اسی طرح مغز اور خلاصہ ہے، جیسے دودھ سے مکھن اور گھی آخر میں نکالا جاتا ہے اور یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ محض شکل وصورت میں فرق کے باوجود دودھ سے مکھن اور گھی جدا اور مخالف چیز ہے، اسلام جہاں جہاں پھیلتا گیا، فقہ اسلامی بھی شانہ بشانہ ترقی میں رہی، دورِ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین اور تبع تابعین کے زمانوں میں کئی فقہی مذاہب مدون ہوگئے، مگر امت کی یکجہتی اور اتحاد وسہولت کے لئے علمائے کرام نے تیسری اور چوتھی صدی میں قدیم مسائل میں اجتہاد محدود کرکے ان چاروں ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کی تقلید وپیروی کو اپنالیا، جن کی کتب مدون ہیں، احکام وفتاویٰ پر امت کی بڑی اکثریت حامل ہے اور فقہی اصول وضوابط باقاعدہ منقح اور منضبط ہیں اور ہر مسئلے کا حل ان میں پایا جاتا ہے، امت کا یہ تعامل عند اللہ چاروں ائمہ کے مقبول وبرحق ہونے کی دلیل ظاہر ہوئی، کیونکہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق

مولانا سعید انصاری نے مشہور معتزلی مفسر ابو مسلم اصفہانی کی مفقود و نادر الوجود عقلی تفسیر کے اجزاء جو امام رازی کی تفسیر کبیر میں موجود تھے، انہیں نہایت دیدہ ریزی سے مصحف کی ترتیب پر جمع کیا ہے، یہ کتاب ۱۹۲۱ء میں تفسیر ابو مسلم اصفہانی کے نام سے البلاغ پریس کلکتہ سے شائع ہوئی ہے۔(۲۸) تحقیق کے میدان میں ایک اہم کام مشہور محقق مولانا امتیاز علی خاں عرشی کا ہے، انہوں نے رضا لائبریری رام پور میں محفوظ حضرت سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ/ ۷۷۷ء) کی تفسیر کے واحد نسخے کی انتہائی دیدہ ریزی کے ساتھ تصحیح، تحشیہ، تعلیق اور ترتیب کی خدمت انجام دی ہے، یہ کتاب ہندوستان پرنٹنگ ورکس رام پور سے ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء میں طبع ہوئی ہے، اس تفسیر کو دیکھ کر مشہور مستشرق، منٹگمری واٹ نے کہا تھا کہ انگریز اس ”محنت و کاوش کو دیکھ کر دہشت میں رہ جائیں گے۔“(۲۹)

اس صدی میں ہمیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ء) اور ان کے شاگرد ابن قیم (م ۷۵۱ھ/ ۱۳۵۰ء) کی تفسیری کاوشوں کے جمع و تحقیق کا بھی رجحان نظر آتا ہے، اس سلسلے میں اولیت کا شرف مشہور عالم دین مولانا عبد الصمد شرف الدین (م ۱۹۹۶ء/ ۱۴۱۶ھ) کو حاصل ہے، انہوں نے قرآن کی چھ مختصر سورتوں (الاعلیٰ، والشمس، واللیل، العلق، البینۃ، الکافرون) کے ابن تیمیہ کی تفسیر کے مخطوطے حاصل کر کے ان کی تصحیح و تعلیق کی اور ۱۹۵۴ء میں اپنے ادارہ الدار القیمہ تھانہ بمبئی سے مجموعہ تفسیر شیخ الاسلام کے نام سے شائع کیا، مولانا اقبال احمد اعظمی نے ابن تیمیہ کی کتابوں سے آیات قرآنی کی تفسیر و تشریح سے متعلق ان کی تحریریں جمع کی ہیں اور انہیں مصحف کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، یہ مجموعہ ۱۹۷۱ء میں مطبع علمی مالیگاؤں سے شائع ہوا ہے۔(۳۰)

ابن تیمیہ کی تفسیر سورہ الاخلاص، تفسیر آیات کریمہ لا الہ الا انت سبحانک (الانبیاء-۸۷) اور تفسیر سورہ نور کی تصحیح و تخریج کا کام ڈاکٹر عبد العلی عبد الحمید ازہری نے انجام دیا ہے، یہ کتابیں الدار السلفیہ بمبئی سے بالترتیب (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء-۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء اور ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء) میں شائع ہوئی ہیں، امام ابن قیم کی مختلف کتابوں سے ان کی تفسیری اقوال جمع کرنے کی اہم خدمات مولانا محمد اویس نگرامی ندوی (م ۱۹۷۶ء) نے انجام دی ہے، یہ کتاب محمد حامد الفقی رئیس جماعۃ انصار السنۃ المحمدیۃ مکہ مکرمہ کی تحقیق و تالیف کے ساتھ ۱۹۴۹ء/ ۱۳۶۸ھ میں مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ سے شائع ہوئی ہے، جامع نے اپنے مقدمہ میں صراحت کی ہے کہ یہ کام انہوں نے علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) ناظم دار المصنفین اعظم گڑھ اور مولانا عبد العلی الحسنی (م ۱۹۶۱ء) ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مشورہ سے کیا تھا۔(۳۱)

اس صدی میں اصول تفسیر پر شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۷۶۲ء) کی مشہور کتاب الفوز الکبیر پر متعدد اہل علم نے کام کیا ہے، یہ کتاب شاہ صاحب نے اصلاً فارسی زبان میں لکھی تھی، اس کا عربی ترجمہ مولانا محمد منیر دمشقی ازہری نے کیا تھا۔(حروف مقطعات کی بحث کا ترجمہ مولانا اعزاز علی امروہوی (م ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء) نے کیا تھا) اس کے بہت سے ایڈیشن دیوبند سے شائع ہوتے رہے ہیں، اس کا دوسرا حصہ اور تحشیہ ترجمہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے کیا

امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی، ائمہ اربعہ کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱)......امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تابعی (بقول ابن حبان ولادت ۷۰ھ وفات ۱۵۰ھ) علامہ زاہد الکوثری مصری کے بقول ہر دور میں تین یا چار کی اکثریت نے تنہا آپ کی فقہ حنفی کی پیروی کی ہے۔

(۲)......امام دار الہجرۃ مالک بن انس مدنیؒ (۹۳ھ-۱۷۹ھ)

(۳)......سرتاج محدثین استاذ بخاری امام احمد بن حنبل بغدادیؒ (۱۶۴-۲۴۱ھ)

(۴)......امام شافعیؒ

فیلسوف ہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ المتوفی ۱۱۶۷ھ (عقد الجید فی احکام التقلید) میں لکھتے ہیں:

''بھائی اگر تم قرآن وسنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو تم پر لازم ہے کہ ان مدون مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرو، جسے بھی قرآن وحدیث کے قریب سمجھو، اگر تم ان میں سے کسی کی پابندی نہ کرو گے، تو خطرہ ہے کہ تم رخصتوں کا طالب بن جاؤ اور تمہیں دین میں متہم کیا جائے''۔

ہندوستان کی اسلامی تاریخ:...... ہندوستان میں اسلام، پہلی صدی بنوامیہ کے دور ہی میں پہنچ گیا تھا، محمد بن قاسمؒ نے باب الاسلام، سندھ اور دیبل (کراچی) کو جب فتح کیا، تو عرب کے تجارتی قافلوں اور مبلغوں کی آمدورفت شروع ہوگئی اور یہیں سے آگے بنگال، برما، انڈونیشیا وغیرہ تک اسلام پہنچا، پھر محمود غزنوی کے فتح ہند کے بعد خاندان غلاماں، خاندان خلجی، خاندان تغلق، خاندان لودھی کے مسلمان حکمران برسر اقتدار آتے رہے، پھر خاندان مغلیہ برسر اقتدار آیا، جس کا پہلا بادشاہ ظہیر الدین بابر تھا، اگرچہ اس کے بیٹے ہمایوں کو شیر شاہ سوری نے شکست دے کر اپنی سلطنت قائم کی، مگر مغلوں نے پھر حکومت پر قبضہ کرلیا اور چھ پشتوں تک مغلیہ دور حکومت اپنے استحکام اور ملکی امن وترقی میں سب سے زیادہ کامیاب رہا، ہندوستان میں علم فقہ کی تاریخ دراصل اسی دور سے شروع ہوتی ہے، اس سے پہلے ہند کے خاص فقہاء اور ان کی فقہی تصانیف کی چنداں شہرت نہیں ہے، سلاطین مغلیہ میں جلال الدین اکبر کا دور جتنا پرامن اور ترقی یافتہ نظر آتا ہے، اکبر نے دین الٰہی کے نام سے ہندومت اور اسلام کو گڈمڈ کردیا اور اسے اوہام وخرافات کا مجموعہ بنادیا، درباری ملاں اس پر خوش رہے مگر اہل اللہ اس پر کڑھتے رہے جن میں نمایاں ہستی سید احمد سرہندی المعروف بہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی کا جہاد:......آپ نے اکبر سے مایوس ہوکر ولی عہد جہانگیر پر محنت کی اور اس کے وزراء، فوجی وسول افسران، تاجروں، بااثر چوہدریوں سے بذریعہ خط وکتابت رابطہ قائم کیا اور اصلاح واحیاء دین کی تحریک چلائی اور ہندوانہ رسوم وتہذیب اور ملحدانہ افکار سے اعیان قوم کو متنفر کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عہد جہانگیر میں حالات میں خاصہ انقلاب آگیا اور مسلم معاشرہ راہ راست پر گامزن ہوگیا، آپ کی یہ قلمی کاوشات ''مکتوبات مجدد الف ثانی'' کے

نام سے دس حصوں اور تین ضخیم جلدوں میں موجود ہیں، جو بیک وقت عقائد، سنت کے مطابق اعمال اور فقہی احکام کا مجموعہ ہیں۔

ہندوستان میں بیشتر اسلام کی اشاعت اگرچہ صوفیائے کرامؒ کی خدمات کا نتیجہ ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات کے بجائے ہندوانہ رسوم کو سادہ لوح مسلمانوں نے اپنالیا، پکی قبور و مزارات بنا کر خلاف شرع تصوف نے شریعت کی سیٹ چھین لی اور شرک و بدعت کا بازار گرم ہوگیا، حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مردانہ وار اس گمراہی کا بھی مقابلہ کیا، حضرت مجددؒ نے اس حقیقت پر زور دیا کہ باری تعالیٰ اپنی ذات سے موجود اور ظاہر و ثابت ہے، باقی تمام کائنات اس کی پیدا کردہ مخلوق ہے، وہی اسے رزق دیتا ہے، سنبھالتا اور ان کی دعائیں سن کر مشکلات و مصائب دور کرتا ہے، اختیارات کلی بے کیف ہر جگہ حاضری ونگرانی، علم غیب اور ہر شے پر قادر ہونا اسی کے خاصے ہیں، نجات خدا سے رابطہ پیدا کرنے کے باطنی طریقوں کی بجائے شریعت کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے، وہ فرماتے تھے کہ شریعت سے عام بے اعتنائی اور روگردانی علماء کی چشم پوشی اور غفلت کا نتیجہ ہے، ان کے ایمان اور اعتقاد میں زور اور ہمت نہیں ہے اور اپنے سیاسی آقاؤں کو ان معاملات میں جن میں ان کی ذاتی راحت و عاقبت ہے، بہت کچھ ڈھیل اور آزادی دے رکھی ہے اور یہ فعل قرآن وحدیث کے الفاظ کو نئے معنی پہنا کر اور بدعت حسنہ کے نام سے نئی قسم کی بدعات جاری کر کے ممکن بنادیا گیا ہے، جو بدعت ہوتے ہوئے بھی لوگوں کے خیال میں گناہ نہیں، اس لئے جائز قرار دی گئیں، حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں بدعت بدعت ہی ہے، اس میں مدارج قائم کرنے کی گنجائش نہیں ہے، حضرت مجددؒ اس معاملے میں بہت متشدد تھے، قوالی، میلاد اور عرس وغیرہ پر بھی سخت تنقید کی ہے، ان کے مکتوبات میں اس کا بہت ذکر ہے۔

ہندوستان کے مصلح فقہاء وعلماء میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا نام بھی بہت مشہور ہے، آپ پہلے عالم ہیں جنہوں نے باقاعدہ علم حدیث ہندوستان میں پھیلایا، اشعة اللمعات کے نام سے فارسی میں مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ کیا اور شرح لکھی، حنفی فقہ پر بہت سے استفسارات کا جواب دیا، عقائد واعمال کی بھی بہت اصلاح کی، تاہم بدعات کا اتنا زور تھا کہ کئی چیزوں کی مفصل تردید نہ کر سکے اور پچھلوں کے لئے اس نہج پر کام کرنا باقی چھوڑا۔

شاہ ولی اللہ کی تحریکات:...... جو باقاعدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور آپ کے مبارک خاندان نے کیا اور توحید و شرک، سنت و بدعت، حق و باطل اور دودھ و پانی میں فرق و امتیاز اس طور پر کیا کہ کسی عقلمند طالب سنت کو شک وشبہ نہیں رہتا، ہند میں سب سے پہلے آپ نے قرآن کریم کا فارسی میں ترجمہ کیا، ''فتح الرحمٰن'' نام رکھا، ''المسوی'' کے نام سے مؤطا امام مالک کی شرح لکھی، اسلام کے علم الاسرار وفلسفہ پر ''حجۃ اللہ البالغہ'' جیسی نادر و بے نظیر کتاب لکھی، رد بدعت و اثبات خلافت میں ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء جیسی ضخیم کتاب لکھی، فقہی اور صوفیانہ مسائل پر بہت سے علمی رسائل و کتب تالیف کیں، شرک و بدعت کے رد میں ''البلاغ المبین'' رقم فرمائی، غرضیکہ پاک وہند میں اصلاح عقائد اور احیاء

سنت اور تحریک آزادی کی جتنی مساعی ہوئیں، ان کے جتنے سلسلے اب پائے جاتے ہیں، سب کا سلسلہ و ماخذ حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی اور آپ کی زریں تالیفات ہیں۔

ہندوستان کی ان اصلاحی تحریکوں اور آزادی کے جہاد و جنگوں کے لئے شاہ ولی اللہؒ کی تعلیمات نے مشعل راہ کا کام دیا، احمد شاہ ابدالی آپ کی دعوت پر بیس ہزار افغانوں کو ساتھ لایا اور پانی پت کے میدان میں دو لاکھ مرہٹوں کو تباہ کر کے مسلمانوں کی امداد کی، میر قاسم اور ٹیپو سلطان نے اس جذبے سے انگریز کے ساتھ جنگ کی مگر چند صاحب کی غداری سے کامیابی نہ ہوئی۔

میر جعفر از بنگال و صادق از دکن ننگ ملت ، ننگ دین، ننگ وطن

آپ کے پوتے سید اسماعیل شہید اور آپ کے مرشد سید احمد شہید نے رائے بریلی سے تحریک جہاد اٹھائی، پنجاب میں سکھوں کی حکومت ختم کر کے چھ ماہ تک عملاً اسلامی حکومت قائم کی اور حدود شرعیہ جاری کیں، سرحد میں سکھوں سے جہاد میں مصروف تھے کہ شرک و بدعت کے مریض اپنے مسلمانوں نے بالاکوٹ کے مقام پر غداری کی اور گیارہ سو مجاہدین کو سولہ ہزار سکھوں سے اچانک حملہ کرا کے شہید کرا دیا، سیدین شہیدین کے مزارات زائرین کو یہ سبق دے رہے ہیں:

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ نے ۱۹۱۲ء میں انگریزوں کو وطن سے نکالنے کے لئے تحریک چلائی اور حکومت افغانستان سے ایک ریشمی رومال پر مخطوط عبارت کے ذریعے امداد چاہی، مگر راز فاش ہو گیا، آپ تمام کارکنوں سمیت گرفتار ہو گئے اور مالٹا کے جزیرہ میں آپ کو قید کر دیا گیا، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جیل میں آپ کے رفیق اور خادم خاص تھے، روزانہ سلاخوں سے آپ کی گردن داغی جاتی، تختۂ غسل پر یہ راز حضرت مدنیؒ کو بتانا پڑا، حضرت حاجی امداد اللہؒ مہاجر مکی کی زیر قیادت حضرت مولانا محمد ضامنؒ شہید، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب عالم مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے سینکڑوں علماء نے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء دہلی، دیوبند، پانی پت، شاملی وغیرہ میں انگریزوں کے خلاف زبردست جنگ لڑی، مگر خانوں، وڈیروں کی غداری سے ہزاروں علماء کی سولیوں اور لاشیں جلانے پر منتج ہوئی، بقیہ علماء ہجرت پر مجبور ہو گئے، اس لئے ہجرت حاجی امداد اللہ کو مہاجر مکی کہا جاتا ہے، یہ سب فیض و جذبہ ولی اللہ تحریک کا تھا، ہندوستان میں فقہ اسلامی کے ارتقاء کی تحریک قلمبند کرتے ہوئے ان مجاہدین کی مساعی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ ان شہیدوں کے خون کی سیاہی سے بڑے بڑے فتاویٰ لکھے گئے۔

برصغیر میں فقہی خدمات اور فتاوی جات کا مختصر تذکرہ:......**(۱) فتاوی عالمگیری:** یہ دنیائے عرب و اسلام میں فتاویٰ

الہندیہ کے نام سے مشہور ہے اور دس جلدوں میں فقہ حنفیہ کا خلاصہ ہے اور اسے ۵۰۰ علمائے کرام کی جماعت نے درج ذیل بیسیوں کتبِ فتاویٰ سے تحقیق و ابحاث کے بعد مرتب کیا ہے:

مبسوط سرخسی، ظہیریہ، قاضی خان، فتح القدیر شرح ہدایہ، الھدایہ، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، خلاصۃ الفتاویٰ، الوجیز للکردری، تبیین شرح طحاوی، منیہ، تاتارخانیہ، بدائع الصنائع، کفایہ، ذخیرہ، الجوہرۃ النیرہ، زاہدی، السراج الوہاج، سراجیہ، النہر الفائق، قدوری، شرح نقایہ، اختیار شرح مختار، غیاثیہ، شرح المکارم، غایۃ البیان، مضمرات وغیرہ۔

فقہ حنفی کا یہ ایک بہت بڑا فقہی ذخیرہ، تجربہ شدہ مجموعہ قوانین پاک و ہند کے مزاج کے مطابق ہے، اگر اسے پاکستان میں نافذ کردیا جائے تو معاشرہ درست ہوجائے گا، بالفرض کچھ جزئیات سے اگر ایک طبقہ کو اختلاف ہو تو دیگر مکاتب فقہیہ کی مدد سے اسے قابل عمل بنایا جاسکتا ہے، یہ کوئی معقول بات نہیں کہ ہر فقہ اور ہر کتاب کا انکار کیا جائے اور قرآن و سنت سے بھی مجموعہ قوانین کی تفصیل پیش نہ کی جائے، جیسے کوئی شخص دریا کے کنارے کھڑا رہے، کسی کشتی پر سوار نہ ہونا چاہے اور کہتا رہے میں تیر کر دریا پار کروں گا اور ڈر کے مارے دریا میں قدم نہ رکھے، آج قرآن و سنت کا نام لے کر فقہ کا انکار کرنے والے ساحل پر ہی کھڑے ہیں، اب تک سفر شروع نہیں کیا ہے۔

(۲) فتاویٰ عزیزی:......یہ مولانا عبدالعزیز محدث دہلویؒ (متوفی ۱۲۳۸ھ) بن شاہ ولی اللہؒ کے مختلف مضامین اور فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس میں فقہ، عقائد، تصوف اور کلام کے مضامین شامل ہیں۔اس کا فارسی سے اردو ترجمہ مولانا عبدالواجد غازی پوری نے کیا اور مطبع مجیدی کانپور نے ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا تھا، پھر ابواب و عنوانات اور قدرے تسہیل و تشریح کے ساتھ اسے ۱۳۹۲ھ میں ایچ، ایم سعید کمپنی کراچی نے شائع کیا۔

(۳) فتاویٰ مولانا عبدالحئی:......یو، پی میں لکھنؤ پھر خصوصی طور پر فرنگی محلہ علم دین کا مرکز رہا ہے، مولانا ابوالحسنات عبدالحئی اور آپ کے والد مولانا عبدالحلیم صاحب جلیل القدر علماء میں سے تھے، فتاویٰ عبدالحئی کے نام سے تین جلدوں میں یہ علمی کتاب ہے، پہلی جلد ۳۲۶، استفسارات اور دوسری ۱۲۷۵ استفسارات اور تیسری جلد نامعلوم تعداد کے سوالات کے جوابات پر مشتمل کتاب ہے، مسائل اعتقادیہ کافی ہیں جو دیوبندی بریلوی مکاتب فکر سے پہلے کے ہیں، اس فتاویٰ سے دونوں کے اختلافات کو کم کیا جاسکتا ہے، مولانا عبدالحئی کا سن وفات ۱۳۰۴ھ ہے۔

(۴) فتاویٰ خلیلیہ:......حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مصنف بذل المجہود شرح ابی داؤد کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔

(۵) امداد الفتاویٰ:......حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی خانقاہ کے سجادہ نشین، ہزار کتب سے زائد کے مصنف حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ (المتوفی ۱۳۶۳ھ) بہت بڑے فقیہ النفس مفتی تھے، دارالعلوم دیوبند سے بھی زیادہ فتاویٰ آپ کے پاس آتے تھے، آپ بڑی تحقیق سے جواب لکھتے تھے، اپنے شیخ کے نام پر ''امداد الفتاویٰ'' نام رکھا، جو چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، اگر کسی فتویٰ سے رجوع کرتے تو اپنے رسالے النور میں چھپواتے اور ترجیح

الراجح کے عنوان سے ایسے مسائل کی فہرست ہر جلد میں درج ہے، جدید مسائل کا نام حوادث الفتاویٰ ہے، یہ پہلے مطبع مجتبائی دہلی سے چھپا تھا، پھر حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقدہٗ کی نئی ترتیب سے مکتبہ دار العلوم کراچی نے شائع کیا۔

(۶) امداد الاحکام:...... مولانا ظفر احمد عثمانی اور مولانا عبد الکریم گمتھلویؒ کے فتاویٰ، مرتبہ چار جلدوں میں دار العلوم کراچی سے چھپ رہا ہے۔

(۷) بہشتی زیور:...... یہ بھی علم فقہ میں مولانا تھانویؒ کی لطیف و مقبول تصنیف ہے، جس کے لاکھوں نسخے چھپتے رہتے ہیں، بظاہر عورتوں کی اصلاح ہے، لیکن کوئی دار الافتاء اس سے خالی نہیں ہے۔

(۸) فتاویٰ رشیدیہ:...... یہ قطب العالم فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ کا ہے، گو مختصر ایک ہی جلد میں ہے، مگر مسائل کی تحقیق میں اصولی اور خاص مجتہدانہ شان ہے، بڑے بڑے مفتی استفادہ کرتے آئے ہیں۔

(۹) نظام الفتاویٰ:...... ابھی تک ایک جلد دیوبند سے چھپی ہے، جدید مسائل میں خاص چیز ہے۔

(۱۰) فتاویٰ رحیمیہ:...... از مولانا عبد الرحیم گجراتی (ہند) ۵ جلدوں میں چھپا ہے۔

(۱۱) علم الفقہ:...... ۸ ضخیم جلدوں میں فقہ کا یہ مجموعہ امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ مدیر النجم کی تالیف ہے جو آپ کے تبحر علمی کی یادگار ہے۔

(۱۲) کفایۃ المفتی:...... حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی کی ۱۱ جلدوں میں بے نظیر کتاب ہے، سیاسی، جدید اور ہر قسم کے مسائل و احکام پر مشتمل ہے۔

(۱۳) فتاویٰ دار العلوم دیوبند:...... ۱۸۵۷ء کے بعد جب علماء اور دین دار مسلمانوں پر انگریز شر انگیز نے قیامت توڑی اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کی اور مغلیہ عہد والا نظامِ قضاء اور تعلیم اسلامیات کا نصاب مدارس سے ختم کر دیا، تو علماء اسلام نے درختوں اور دیواروں کے سائے میں حسبۃً للہ رضا کارانہ مدارس کی بنیاد ڈالی اور سلام کو بچانے کے لئے سردھڑ کی بازی لگادی، ان مدارس میں شاہی مدرسہ مراد آباد، مظاہر علوم سہارنپور، مدرسہ عالیہ کلکتہ اور دار العلوم دیوبند سر فہرست ہیں، لیکن دار العلوم دیوبند کو اللہ تعالیٰ نے پورے ایشیا میں ایک عظیم اسلامی یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا، ہزاروں فضلاء سند فراغت پا کر دنیا کے چپے چپے میں تعلیمی اور تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم سے لاکھوں فتاویٰ جاری ہوئے لیکن اشاعت ۱۳۲۹ھ کے بعد والوں کی ہوئی، دراصل مجموعہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند دو مستقل سلسلوں پر مشتمل ہے:

(۱)...... عزیز الفتاویٰ جو مفتی اعظم ہند مولانا عزیز الرحمٰن صاحب صدر مفتی دار العلوم دیوبند کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو ۱۳۲۹ھ سے ۱۳۴۴ھ تک تحریر فرمائے اور پہلی مرتبہ ۱۳۵۷ھ میں اس کی اشاعت آٹھ مختصر جلدوں میں

دارالاشاعت دیوبند سے ہوئی۔

(۲)......امداد المفتین، جو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو مفتی صاحب موصوف نے ۱۳۴۹ھ سے ۱۳۶۲ھ تک دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی کی حیثیت سے تقریباً ۴۰ ہزار فتاویٰ تحریر فرمائے تھے، اس کا ایک مختصر حصہ ۸ جلدوں میں دارالاشاعت دیوبند سے شائع ہوا تھا، اب یہ فقہی ذخیرہ دارالاشاعت کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۴) جدید مسائل پر تحقیقی کام:......حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ مفتی اعظم پاکستان نے جدید مسائل پر بہت سی کتب تالیف کی ہیں، چند کے نام یہ ہیں: آلات جدیدہ کے شرعی احکام، اسلام کا نظام اراضی، پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ، سود کا مسئلہ، تصویر کے شرعی احکام، قرآن میں نظام زکوٰۃ، احکام القمار، جواہر الفقہ (دو ضخیم جلدیں جن میں تمام جدید مسائل کا حل ہے)۔ اس کے علاوہ سوشلزم کے توڑ اور سرمایہ داری کے خلاف اسلام کے معاشی نظام پر، ''اسلام کا اقتصادی نظام'' از مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی اور ''اسلام کا نظام معیشت'' از مولانا مناظر احسن گیلانی، ''اسلام کا نظام تقسیم دولت'' از مفتی محمد شفیعؒ بہترین تالیفات ہیں۔

(۱۵) احسن الفتاویٰ:......یہ مولانا رشید احمد سابق مفتی دارالعلوم کراچی کا کئی جلدوں میں فتاویٰ ہے، جدید مسائل میں مفصل تحقیق اور جامعیت ہے، فرق باطلہ کا رد بھی خوب ہے۔

(۱۶) مجموعہ قوانین اسلام:......مصنفہ ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن صاحب (ایم اے، ایل ایل بی، اعزازی مشیر قانون ادارہ تحقیقات اسلامی و سابق صدر اسلامی نظریاتی کونسل) (شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامی پاکستان) اس کی پانچ جلدیں ہم نے دیکھی ہیں، جو نکاح، نفقہ زوجہ، مہر، طلاق، عدالتی تفریق، خلع، عبارات ظہار وایلاء لعان، عدت، نسب اولاد، حضانت، نفقہ اولاد و آباء واجداد، ہبہ، وقف، وصیت، وراثت کے تفصیلی احکام پر مشتمل ہیں اور قوانین کو دفعہ وار شکل میں مرتب کر کے مختلف مذاہب فقہ، حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ، امامیہ اور ظاہریہ کے نقطہ ہائے نظر کی تشریح کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، ساتھ ہی ممالک اسلامیہ میں رائج الوقت متعلقہ قوانین کے تفصیلی حوالے بھی شامل ہیں، آخر میں پاکستانی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ذکر کر کے ان میں کسی نقص اور شرعی خلاف ورزی کی بھی نشاندہی کی گئی ہے، لیکن فنی اعتبار سے اس کی کئی اپنی ابحاث محل نظر ہیں اور اختلاف رائے کا حق موجود ہے۔

☆......☆......☆